71

والدہ کو دیے ہوئے تحائف وفات کے بعد واپس لینا

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! ایک خاتون فوت ہوگئی اس کے تین بچے (دو بیٹے اور ایک بیٹی) ہیں وہ ان میں سے ایک کے پاس رہتی تھی اس بیٹے نے اپنی والدہ کو بہت سے تحفے تحائف دیے جن میں سونا اور کپڑے وغیرہ شامل ہیں، اس بیٹے نے والدہ کی وفات کے بعد قیمتی تحائف تو اپنے پاس رکھ لیے مگر باقی تمام کپڑوں وغیرہ سے دوسرے دو بچوں کو بھی حصہ دیا، کیا یہ عمل صحیح ہے؟ رہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ علیٰ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

مذکورہ بیٹے نے جو تحائف اپنی والدہ کو دیے تھے یہ سب اس کی والدہ کی ملکیت ہیں اور شریعت کا قانون یہ ہے کہ صاحب جائیداد کی وفات کے بعد اس کی جائیداد ورثاء میں تقسیم کی جائے۔

جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ..... الخ﴾

”اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے بارے میں تاکیدی حکم دیتا ہے، مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ہے، پھر اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں (ہی) ہوں، تو ان کے لیے اس کا دو تہائی ہے جو اس (یعنی ان

کے باپ) نے چھوڑا اور اگر ایک عورت ہو تو اس کے لیے آدھا ہے۔۔۔۔“[1]

2 نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ»

”میراث اس کے حق داروں تک پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا حصہ ہے۔“[2]

سوال میں وضاحت کی گئی ہے کہ اس عورت کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے تو جائیداد کے کل پانچ حصے کیے جائیں گے جن میں سے ہر بیٹے کے لیے دو حصے اور بیٹی کے لیے ایک حصہ ہوگا۔

5

2 بیٹے	2+2
1 بیٹی	1

چونکہ وہ تحائف اور زیورات ان کی والدہ کی ملکیت تھے، لہٰذا اس بیٹے کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ زیورات یا تحائف اپنے پاس روک لے، کیونکہ شریعت میں تحفہ واپس لینے سے منع کیا گیا ہے اور اس پر بڑی سخت وعید سنائی گئی ہے۔

3 حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ»

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنا ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے۔“[3]

لہٰذا یہ بھائی اس بات کا مجاز نہیں ہے کہ تحفہ دے کر واپس لے اسے چاہیے کہ وہ اپنی والدہ کو جو دے

1 سورۃ النساء:11. 2 صحیح البخاري، کتاب الفرائض، بَابُ مِيرَاثِ الوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ، حدیث:6732.
3 صحیح البخاري، کِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا، حدیث:2589.

چکا ہے اسے اللہ تعالی کا حکم سمجھتے ہوئے اپنے تمام بہن بھائیوں میں شریعت کے اصول وضوابط کے مطابق تقسیم کردے کیونکہ اللہ تعالی کی حدوں کو قائم رکھنا ضروری ہے۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظه الله (فیصل آباد)	محمد شریف	2	عبدالعزیز نورستانی حفظه الله (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظه الله (گلگت)	بلال احمد	4	ثناء اللہ زاہدی حفظه الله (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظه الله (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظه الله (اوکاڑہ)	عبدالغفار
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظه الله (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظه الله (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظه الله (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کندی حفظه الله (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظه الله	مفتی ارشاد الحق اثری حفظه الله	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظه الله
	ارشاد الحق اثری	